جمعہ کی فضیلت

جمعہ کا دن سب سے افضل ہے:

سوال: جمعہ کا دن سب سے افضل ہے، اس بارے میں مختصر؛ لیکن جامع طور پر بتائیے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــ

ہفتہ کے دنوں میں جمعہ کا دن سب سے افضل ہے۔

عن أبی هريرة رضی اللّٰه عنه عن النبی صلی اللّٰه عليه وسلم قال: خير يوم طلعت فيه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه أدخل الجنة وفيه أخرج منها ولا تقوم الساعة الا فی يوم الجمعة. (۱)

اور سال کے دنوں میں عرفہ کا دن سب سے افضل ہے اور عرفہ جمعہ کے دن ہو تو نورٌ علیٰ نور ہے، ایسا دن افضل الایام شمار ہوگا۔ (۲) (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۱۰۸/۴)

---

(۱) سنن الترمذی، أبواب الجمعة، باب فضل يوم الجمعة: ۱۱۰/۱-۱۱۱، قديمی، انيس

(۲) عن عمار بن أبی عمار قال: قرأ ابن عباس ﴿اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتی ورضيت لكم الاسلام ديناً﴾ وعنده يهودی فقال: لو أنزلت هٰذه الآية علينا لاتخذنا يومها عيداً، فقال ابن عباس فانها نزلت فی يوم عيدين فی يوم الجمعة ويوم عرفة. (الجامع للترمذی، أبواب التفسير ومن سورة المائدة: ۱۳۴/۲، قديمی، انيس)

مسئلہ: اللہ تعالیٰ کو نماز سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں اور اسی واسطے کسی عبادت کی اس قدر سخت تاکید اور فضیلت شریعتِ صافیہ میں وارد نہیں ہوئی۔ شریعت نے ہفتے میں ایک دن ایسا مقرر فرمایا ہے، جس میں مختلف محلوں اور گاؤں کے مسلمان آپس میں جمع ہو کر اس عبادت کو ادا کریں اور چوں کہ جمعہ کا دن تمام دنوں میں افضل واشرف تھا، لہٰذا یہ تخصیص اسی دن کے لیے کی گئی ہے۔

جمعہ کے فضائل: (۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام دنوں سے بہتر جمعہ کا دن ہے۔

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اس وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو ضرور قبول ہو۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے سفر السعادت میں دو قولوں کو ترجیح دی: (۱) یہ کہ وہ ساعت خطبہ پڑھنے کے وقت سے نماز کے ختم ہونے تک ہے۔ (۲) یہ کہ وہ ساعت اخیر دن میں ہے اور دوسرے قول کو ایک جماعتِ کثیرہ نے اختیار کیا ہے اور بہت سی احادیث صحیحہ اس کی مؤید ہیں۔ شیخ دہلویؒ فرماتے ہیں کہ یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت فاطمہؓ جمعہ کے دن کسی خادمہ کو حکم دیتی تھیں کہ جب جمعہ کا دن ختم ہونے لگے تو ان کو خبر دے؛ تاکہ وہ اس وقت ذکر و دعا میں مشغول ہو جائیں۔ (۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ دن افضل ہے، اس دن کثرت سے مجھ پر درود شریف پڑھا کرو، وہ اسی دن میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے، صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر کیسے پیش کیا جاتا ہے، حالاں کہ بعد وفات آپ کی ہڈیاں بھی نہ ہوں گی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لیے زمین پر انبیاء علیہم السلام کا بدن حرام کر دیا ہے۔ (ماخوذ: دین کی باتیں از حضرت مولانا اشرف علی تھانوی)

اللہ تعالیٰ نے جمعہ کو سید الایام بنایا ہے:

سوال: جمعہ مبارک روز کی اہمیت اور فضیلت کیا ہے؟ ذرا تفصیل سے لکھئے؟ الحمد للہ ہم تو مسلمان ہیں، جمعہ کی اہمیت اور فضیلت مانتے ہیں؛ لیکن ہم لوگوں کی بدقسمتی یہ ہے کہ اپنے مذہب کے متعلق کچھ زیادہ نہیں جانتے۔ ہمارے ایک ساتھی سے ایک کمپنی میں ایک سکھ نے پوچھ لیا کہ آپ لوگ جمعہ کے دن چھٹی کیوں کرتے ہو؟ تو ہمارے ساتھی کے پاس کوئی تاریخی جواب نہیں تھا تو ہم بہت شرمندہ ہو گئے۔

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــ

جمعہ کے دن کی فضیلت یہ ہے کہ یہ دن ہفتے کے سارے دنوں کا سردار ہے۔(۱) ایک حدیث میں ہے کہ سب سے بہتر دن جس پر آفتاب طلوع ہوتا ہے، جمعہ کا دن ہے۔ اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی۔ اسی دن ان کو جنت میں داخل کیا گیا۔ اسی دن ان کو جنت سے نکالا (اور دنیا میں) بھیجا گیا اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔

عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: خيريوم طلعت عليه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه أدخل الجنة وفيه أخرج منها ولا تقوم الساعة إلا يوم الجمعة. (رواه مسلم)(۲)

ایک اور حدیث میں ہے کہ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی اور اسی دن ان کی وفات ہوئی۔(۳)

بہت سی احادیث میں یہ مضمون ہے کہ جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس پر بندۂ مؤمن جو دُعا کرے، وہ قبول ہوتی ہے۔(۴)

جمعہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھنے کا حکم آیا ہے۔(۵)

یہ تمام احادیث مشکوۃ شریف میں ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سی احادیث میں جمعہ کی فضیلت آئی ہے۔ اس سکھ

---

(۱) عن أبی لبابة رضی الله عنه قال: قال النبی صلى الله عليه وسلم: إن يوم الجمعة سيد الأيام ،الخ. (مشكاة المصابيح، باب الجمعة، الفصل الثالث، ص: ۱۲۰)

(۲) الصحيح لمسلم، فصل فی فضيلة يوم الجمعة علىٰ باقی الأيام: ۲۸۲/۱، قديمی، أنيس

(۳) عن أبی هرير ة رضی الله عنه أنه قال: خرجت إلی الطور، قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: خير يوم طلعت عليه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه أهبط وفيه تيب عليه وفيه مات وفيه تقوم الساعة، الخ. (الموطأ للامام مالک، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی الساعة التی فی يوم الجمعة: ۲۷۰/۱-۲۷۱، کراچی، انيس)

(۴) عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان فی الجمعة لساعة لا يوفقها مسلم قائم يصلی يسال الله فيهاخير إلا أعطاها إياه. (الصحيح لمسلم، فصل فی ذكر الساعة التی تقبل فيها دعوة: ۲۸۱/۱، قديمی، انيس)

(۵) عن أبی الدرداء رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أكثروا الصلاة علىٰ يوم الجمعة فإنه مشهود، الخ. (مشكٰوة، كتاب الصلاة، باب الجمعة، الفصل الثالث، ص: ۱۲۱، طبع قديمی)

نے جوسوال کیا تھا،اس کا جواب یہ تھا کہ یوں تو ہمارے مذہب میں کسی دن کی بھی چھٹی کرنا ضروری نہیں؛لیکن اگر ہفتے میں ایک دن چھٹی کرنی ہوتو اس کے لیے جمعہ کے دن سے بہتر کوئی دن نہیں؛ کیوں کہ یہودی ہفتے کے دن کو معظم سمجھتے ہیں اور اس دن چھٹی کرتے ہیں۔عیسائی اتوار کو لائق تعظیم جانتے ہیں اور اس دن چھٹی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہم مسلمانوں کو جمعہ کے افضل ترین دن کی نعمت عطا فرمائی ہے اور اس کو سید الامام بنایا ہے؛اس لیے یہ دن اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کو عبادت کے لیے مخصوص کر دیا جائے اور اس دن عام کاروبار نہ ہو۔(آپ کے مسائل اور ان کا حل:۱۰۸/۴۔۱۰۹) ☆

☆ جمعہ کی اہمیت:

اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

(۱)عن سلمان الفارسي رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه و سلم:"من اغتسل يوم الجمعة وتطهر بما استطاع من طهرثم ادهن أومس من طيب ثم راح فلم يفرق بين إثنين فصلىٰ ماكتب له ثم إذا خرج الإمام أنصت غفرله ما بينه وبين الجمعة الأخرىٰ.(صحيح البخاري،باب لا يفرق بين اثنين يوم الجمعة، الخ: ۱۲٤/۱،قديمي)

(حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اچھی طرح پاک وصاف ہوا (یعنی مونچھ، داڑھی، ناخن وغیرہ بنوائے) پھر تیل لگایا(یعنی سر داڑھی کے بال وغیرہ سنوارے)، یا کوئی خوشبو لگائی، پھر چلا اور دو شخصوں کے درمیان جدائی نہ پیدا کی اور جتنی نماز مقدر میں تھی پڑھی، پھر جب امام نکلا چپ رہا تو اس کو جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک اس کے لیے معافی ہوگئی۔)

(۲)عن أبي هريرة رضي الله عنه قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:"من توضأ فأحسن الوضوء ثم أتىٰ الجمعة فاستمع وأنصت غفرله ما بينه وبين الجمعة وزيادة ثلثة أيام ومن مس الحصىٰ فقد لغا.(الصحيح لمسلم،فصل من اغتسل أو توضأ وأتى الجمعة وصلىٰ ما قدر له،الخ: ۲۸۳/۱)

(اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کو آیا اور غور سے سنا اور چپ رہا تو اس دن سے لے کر دوسرے جمعہ تک بلکہ تین دن یا اور زیادہ کے گناہ اس کے بخش دئے گئے اور جس نے کنکری کو چھوا اس نے لغو کام کیا)(طہارت اور نماز کے تفصیلی مسائل،ص:۴۶۴۔۴۶۵)

جمعہ کے دن مکروہ چیزیں اور متفرق احکام:

(۱)مسجد میں کسی کی گردن پھلانگ کر آگے جانا حرام ہے۔

(۲)جمعہ وغیرہ میں کسی کو ہٹا کر بیٹھنا حرام ہے۔

(۳)جگہ لینے کے لئے کوئی جائے نماز وغیرہ کسی جگہ رکھ دے تو دوسرا اس جگہ نہ بیٹھے۔

(۴)کسی کو اس کی جگہ سے اٹھانا تین صورتوں میں جائز ہے۔

(۵)جہاں جمعہ فرض ہو، وہاں سے اذان اول کے بعد جمعہ پڑھے بغیر سفر کرنا، یا ایسی جگہ جانا جہاں جمعہ فرض نہیں ہے مکروہ ہے۔

(والصحيح أنه يكره السفر بعد الزوال قبل أن يصليها ولا يكره قبل الزوال. (الدرالمختارعلىٰ هامش رد المحتار،باب الجمعة:۱٦۲/۲،دار الفكر بيروت)

(۶)اگر وقت میں گنجائش ہے اور کچھ ضرورت ہے تو قبل نماز جمعہ وعظ کہنا مکروہ نہیں ہے۔(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۹۸/۵)

(۷)ایسی آبادی جہاں مصر کی تعریف صادق نہ آئے (یعنی جہاں جمعہ فرض نہ ہو) وہاں جمعہ پڑھنا مسقط ظہر نہیں ہے،ظہر پڑھنا لازم ہے۔(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۳۷/۵)

(۸)ایک مسجد میں جمعہ کی دوسری جماعت کرنا مکروہ ہے۔(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۸۱/۵)

(۹)جمعہ پڑھنے کے بعد دوسری جگہ خطبہ پڑھ سکتا ہے۔(احسن الفتاویٰ:۱۳۸/۴) ==

عیداور جمعہ اکٹھے ہو جائیں تو ایک ہی غسل کافی ہے:

سوال: مشہور ہے کہ عید کی نماز کے لیے نہانا سنت ہے اور ایسے ہی جمعہ کے لیے نہانا بھی سنت ہے۔ اگر دونوں ایک ہی دن جمع ہو جائیں تو ہر ایک نماز کے لیے الگ غسل کیا جائے، یا ایک ہی غسل کافی ہے؟

الجواب

ایک ہی غسل کافی ہے، ہر دو کے لیے الگ الگ غسل کا تکلف نہ کریں۔

"**ویکفی غسل واحد لعید و جمعة اجتمعا**"، آہ. (۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (خیر الفتاویٰ:۳/۶۷)

== (۱۰) امام جب منبر پر چڑھے تو لوگوں کو سلام نہ کرے۔ (إذا صعد الخطيب المنبر لا يسلم على القوم عندنا. (مرقاة المفاتيح، باب الخطبة والصلاة: ٩٦/٥)

جمعہ کے دن مستحب چیزیں:

(۱) جمعہ کی نماز پڑھنے والے کے لیے مستحب یہ ہے کہ تیل لگائے، خوشبو استعمال کرے، جو کپڑے ہوں، ان میں سب سے اچھا کپڑا پہنے، سفید کپڑا مستحب ہے، صف اول میں بیٹھے۔ (ويستحب لمن حضر صلاة الجمعة أن يدهن ويمس طيباً ان وجده ويلبس أحسن ثيابه ان كان وتستحب الثياب البيض ويجلس في الصف الأول. (الفتاویٰ الهندية،الباب السادس عشر في صلاة الجمعة: ١٤٩/١)

(۲) اپنی شکل وصورت اچھی بنائے، ناخن تراشے، مونچھ کترے، بغل کے بال صاف کرے، خوشبو استعمال کرے، غسل کرے، یہ مسنون ہے۔

(۳) جمعہ کے دن اور رات میں سورۂ کہف پڑھے، مسجدوں میں پڑھنے کے لیے یہ شرط ہے کہ آواز بلند کرنے سے مسجد کی حرمت میں خلل، یا تشویش نہ ہو۔

(۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھے، زیادہ دعا کرے۔

(۵) مقتدی جمعہ ادا کرنے کی جگہ جلدی جائے، سکون ووقار کے ساتھ جائے۔

(۶) دوسرے اوقات کی بہ نسبت جمعہ کے دن نیکیاں ستر گنا بڑھ جاتی ہیں۔ (فإن الصلاة من أفضل العبادات وهي فيها أفضل من غيرها لاختصاصها بتضاعف الحسنات الى سبعين على سائر الأوقات. (مرقاة المفاتيح،باب الجمعة: ٣٠/٥،دار الفكر بيروت)

(۷) جمعہ کو درود شریف آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کر کے پیش کی جاتی ہے؛ اس لیے کثرت سے پڑھنا چاہیے، ایک ہزار مرتبہ پڑھنا کثرت سے پڑھنا ہے۔ (بحوالہ)

(۸) جمعہ سے پہلے غسل اور ناخن تراشے کا عمل حدیث کے موافق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے مطابق ہے۔

(ماخوذ از فتاویٰ دار العلوم:۵/۸۰)

(۱۰) جمعہ کے دن غسل جنابت صبح کیا تو غسل مسنون کے لیے یہی کافی ہے، دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں ہے؛ بلکہ صفائی کا جمعرات کے دن غسل کرنے سے حاصل ہو جائے تو وہ بھی کافی ہے۔ (احسن الفتاویٰ:۴/۱۵۱)

(۱۱) (جہاں جمعہ فرض نہیں ہے وہاں) گاؤں والوں کو شہر میں جا کر جمعہ پڑھنا ضروری نہیں ہے، چاہے شہر کتنا ہی نزدیک کیوں نہ ہو، اگر بہ سہولت کوئی شخص جا سکے تو شہر میں جا کر جمعہ پڑھنا ثواب کا کام ہے، اگر نہ جائے تو کچھ گناہ نہیں ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم دیوبند:۵/۹۶)

(۱۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے تین زینے تھے، (شامی:۱/۵۵۲) جس پر بھی رہے، سنت ادا ہو جائے گی۔

(طہارت اور نماز کے تفصیلی مسائل،ص:۴۹۴-۴۹۵)

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار، كتاب الطهارة في بحث سنن الغسل: ١٦٩/١، دار الفكر بيروت

غسلِ جمعہ یوم جمعہ کے لیے ہے، یا نماز جمعہ کے لیے:

سوال: غسل جمعہ کے بارے میں احادیث مختلف ہیں۔ کیا جمعہ کے دن غسل کرنا یہ صلوٰۃ جمعہ کے لیے سنت ہے، یا مطلقاً یوم جمعہ کے لیے سنت ہے؟ ائمہ کا کیا اختلاف ہے؟

الجواب

صحیح یہ ہے کہ یہ غسل جمعہ کے لیے ہے۔

فی السعاية اختلفوا فی ذلک علٰی قولین الأول أنه اليوم ... والثانی وهو الصحيح عند الجمهور وهو قول أبی يوسف، كما فی البداية وغيره أنه للصلاة لا اليوم، ثم قال: وفی مختارات النوازل والمحيط وفتاویٰ قاضی خان أنه لو اغتسل بعد الصلاة ولا يعتبر بالاتفاق.(۱)

علامہ شامیؒ نے نقل کیا ہے کہ اگر غسل کے ساتھ نماز جمعہ ادا کی تو یقیناً سنت حاصل ہوگئی اور اگر وضو ٹوٹ گیا۔ جدید وضو کر کے نماز ادا کی تو بھی یہ غسل کافی سمجھا جائے گا۔

"**فالأولٰی عندی الأجزاء وإن تخلل الحدث**".(۱۵۶/۱)(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ، رئیس الافتاء خیر المدارس ملتان (خیر الفتاویٰ: ۶۷/۳)

ضرورت ہو تو جمعہ کی نماز میں بھی قنوت نازلہ پڑھ سکتے ہیں:

سوال: "قنوت نازلہ" کا پڑھنا حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صبح کے علاوہ کسی دوسری نماز میں بھی جائز ہے، یا نہیں؟ جمعہ کی نماز میں پڑھے، یا نہ؟ اور پڑھتے وقت ہاتھ اٹھانا اور آمین بالجہر کہنا کیسا ہے؟

الجواب

"قنوت نازلہ" صبح کے علاوہ دوسری جہری نمازوں میں حتی کہ جمعہ میں بھی پڑھنا جائز ہے۔

كمافی الدر المختار: (ولا يقنت لغيره) إلا النازلة فيقنت الإمام فی الجهرية وقيل فی الكل.(۳)

البتہ امام کا ہاتھ اٹھانا اور لوگوں سے اٹھوانا اور زور سے آمین کہلوانا ٹھیک نہیں، امام جہر سے پڑھے اور مقتدی آہستہ آمین کہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عبد اللہ غفرلہ، خادم الافتاء خیر المدارس ملتان، ۱۳۷۷/۱۰/۳ھ۔ الجواب صحیح: خیر محمد عفا اللہ عنہ (خیر الفتاویٰ: ۶۹/۳)

ناخن وغیرہ کاٹنے کے لیے جمعہ کا دن افضل ہے:

سوال: ناخن کاٹنا، ایسے ہی جسم کے دیگر غیر ضروری بال صاف کرنے کے لیے کون سا دن افضل ہے؟

(۱) أوجز المسالک إلٰی موطأ الإمام مالک، باب الجمعة: ۳۳۱/۱، المكتبة العلمية سهارنفور، انیس
(۲) رد المحتار، قبيل مطلب يوم عرفة أفضل من يوم الجمعة: ۱۶۹/۱، دار الفكر بيروت، انیس
(۳) الدر المختار علٰی هامش رد المحتار، باب الوتر والنوافل: ۱۱/۲، دار الفكر بيروت، انیس

الجواب

یہ تمام امور ہفتہ میں کسی ایک دن مستحب ہیں، البتہ ان کے لیے جمعہ کا دن افضل ہے، کچھ تاخیر کی بھی گنجائش ہے؛ لیکن چالیس دن سے تجاوز کرنا گناہ ہے۔

وفی استحسان القهستانی عن الزاهدی يستحب أن يقلم أظفاره و يقص شاربه ويحلق عانته وينظف بدنه فی كل أسبوع مرةً يوم الجمعة أفضل ثم فی خمسة عشر يوماً والزائد على الأربعين أثم، آه. (۱) فقط واللہ اعلم

محمد انور عفا اللہ عنہ۔ الجواب صحیح، بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ (خیر الفتاویٰ: ۸۷/۳)

جمعہ کے دن بال نماز جمعہ سے پہلے ترشوائیں، یا بعد میں:

سوال: شامی میں ہے:

''**ويكره تقليم الأظفار وقص الشارب فی يوم الجمعة قبل الصلاة**''. (۲)

کیا مفتی بہ قول یہی ہے کہ نماز جمعہ سے قبل ناخن تراشنا اور حجامت بنوانا مکروہ ہے؟ مدلل تحریر فرمائیں۔

الجواب

شامی، جلد: ۵، کتاب الحظر والاباحۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قول مرجوع ہے۔ ناخن وغیرہ اور بال ترشوانا جمعہ سے پہلے ہو۔

(قوله: وكونه بعد الصلاة أفضل، آه) أی لتناوله بركة الصلاة وهو مخالف لما نذكره قريباً فی الحديث، آه. (ص: ٢٦٨) (۳)

طحطاوی میں تصریح ہے کہ بال کٹوانا اور ناخن کاٹنا جمعہ سے پہلے سنت ہے۔

وظاهر الأحاديث يدل علىٰ أن القلم قبل الصلاة، فما فی بعض الكتب أنه بعدها ليشهد له بالصلاة لايعول عليه لأنه تعليل فی مقابلة النص، آه. (الطحطاوی، ص: ٢٨٦) (۴) فقط واللہ اعلم

محمد انور عفا اللہ عنہ (خیر الفتاویٰ: ۱۰۲/۳)

جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھنے کا فائدہ:

سوال: اکثر لوگوں کا معمول ہے کہ جمعہ کے دن سورہ کہف کا اہتمام کرتے ہیں، کیا شریعت میں اس کا ثبوت ہے؟

(۱) حاشية الطحطاوی، باب الجمعة، ص: ٥٢٤، دار الكتب العلمية، بيروت، انيس

(۲) رد المحتار، مطلب اذا شرك فی عبادته فالعبرة للأغلب: ١٦٣/٢، دار الفكر بيروت، انيس

(۳) رد المحتار، كتاب الحظر والاباحة، فصل فی البيع: ٤٠٥/٦، دار الفكر بيروت، انيس

(۴) حاشية الطحطاوی، باب الجمعة، ص: ٥٢٥، دار الكتب العلمية بيروت، انيس

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــ

حدیث پاک میں ہے: جو جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھے گا تو دونوں جمعوں کے درمیان اس کے لیے نور چمکتا رہے گا۔ علامہ طیبی علیہ الرحمہ نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ یہ چمک دل میں ہوگی، یا قبر میں، یا حشر میں۔

عن أبی سعید الخدری أن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: من قرأ سورة الکھف فی یو م الجمعة أضاء لہ من النور ما بین الجمعتین. (رواہ البیھقی)(۱)

(**قولہ: أضاء لہ فی قلبہ أوفی قبرہ أویوم حشرہ،** آہ. (حاشیة المشکاة: ۱۸۹/۱)(۲) فقط واللہ اعلم

محمد انور عفا اللہ عنہ، ۱۴۰۴/۳/۱۸ھ۔ (خیر الفتاویٰ: ۸۸/۳)

جمعہ کے دن کثرت درود کی مقدار:

سوال: حدیث میں جو آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو اور اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"أولی الناس بی یوم القیمة أکثر ھم علی الصلاة". (۳)

کیا اس کثرت کی کوئی مقدار متعین ہے؟ اس کثرت سے کیا مراد ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــ

یوں تو درود پاک ایسی بابرکت چیز ہے کہ جتنا بھی پڑھا جائے، کم ہے؛ لیکن علامہ سخاویؒ نے قوت القلوب سے نقل کیا ہے کہ کثرت کی کم از کم مقدار تین سو مرتبہ ہے۔ (فضائل درود، ص: ۲۹۵) فقط واللہ اعلم

محمد انور عفا اللہ عنہ، ۱۴۱۱/۷/۱۱ھ (خیر الفتاویٰ: ۱۰۵/۳)

جمعہ کے بعد بھی تکبیر تشریق پڑھی جائیں:

سوال: ایام تشریق میں جمعہ کی نماز کے بعد بھی تکبیرات تشریق پڑھنا واجب ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــ

جمعہ کی نماز کے بعد تکبیرات تشریق پڑھی جائیں۔

"ویکبرون عقیب الجمعة" آہ. (۴)

محمد انور عفا اللہ عنہ۔ الجواب صحیح: بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ۔ (خیر الفتاویٰ: ۱۰۹/۳)

---

(۱) مشکاة المصابیح، کتاب فضائل القرآن، الفصل الثالث: ۱۸۹/۱، قدیمی/السنن الصغریٰ، باب فضل الجمعة، رقم الحدیث: ۶۰۶/السنن الکبریٰ، باب مایؤمر بہ فی لیلة الجمعة ویومھا من الفضائل، رقم الحدیث: ۵۹۹۶، انیس

(۲) مرقاة المفاتیح، کتاب فضائل القرآن، الفصل الثالث: ۱۴۸۹/۴، دار الفکر بیروت، انیس

(۳) سنن الترمذی، باب ماجاء فی فضل الصلاة علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: ۴۸۴، انیس

(۴) خلاصة الفتاویٰ، کتاب الصلوٰة، الفصل الرابع والعشرون فی صلاة العیدین: ۲۱۶/۱

جمعہ کی نماز کے بعد سوال کرنے کا حکم:

سوال: بعض سائلین جمعہ کی نماز کے فوراً بعد سوال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ کیا ان سائلین کو کچھ دینا جائز ہے، یا ان کو سوال سے روکا جائے؟

الجواب

سائل اگر واقعی ضرورت مند ہو، پیشہ ور نہ ہو اور کسی مجبوری کے تحت سوال کر رہا ہو اور نمازیوں کو پریشان نہ کرے، مانگنے میں حد سے تجاوز نہ کرے تو سوال کی گنجائش ہے اور دینا بھی درست ہے۔

المختار أن السائل إذا كان لايمر بين يدى المصلي ولايتخطى رقاب الناس ولايسئل الحافاً بل لأمرٍ لا بد منه فلا بأس بالسوال والاعطاء. (۱) فقط واللہ اعلم

محمد انور عفا اللہ عنہ، ۱۱/۱۴/۱۴۰۹ھ۔ (خیر الفتاویٰ: ۹۸/۳)

کیا جمعہ کے دن قبرستان جانا درست ہے:

سوال: بعض لوگوں کا معمول یہ ہے کہ جمعہ کے دن قبرستان جانے کا اہتمام کرتے ہیں، کیا یہ درست ہے؟ اور اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

الجواب

بہ نیت عبرت جمعہ کے دن قبرستان جانا مندوب ہے۔

(قوله: وبزيادة القبور) أى لابأس بها، بل تندب، كما فى البحر عن المجتبى، فكان ينبغى التصريح به لـلأمر بها فى الحديث المذكور، كما فى الإمداد وتزار فى كل أسبوع، كما فى مختارات النوازل، قال فى شرح لباب المناسك إلاأن الأفضل يوم الجمعة والسبت والإثنين والخميس، فقد قال محمد بن واسع: الموتى يعلمون بزوارهم يوم الجمعة ويوماً قبله ويوماًبعده، فتحصّل أن يوم الجمعة أفضل، آه. (۲) فقط واللہ اعلم

محمد انور عفا اللہ عنہ، ۱۱/۳/۱۴۰۹ھ (خیر الفتاویٰ: ۹۵/۳)

جمعہ کے دن کافر کو عذاب قبر ہوتا ہے، یا نہیں:

سوال: کیا جیسے مسلمانوں کو جمعہ کے دن اور رات قبر کا عذاب نہیں ہوتا۔ کیا ایسے ہی کافر کو بھی جمعہ کے دن قبر میں عذاب نہیں ہوتا؟

(۱) رد المحتار، باب الجمعة، مطلب فى الصدقة على السوال المسجد: ۱٦٤/۲، دار الفكر بيروت، انيس

(۲) رد المحتار، باب صلاة الجنائز، مطلب فى زيارة القبور: ۲٤۲/۲، مكتبة زكريا، ديوبند، انيس

الجواب

کافر کو باقی ایام میں عذاب قبر ہوگا، البتہ جمعہ کا دن اور رمضان میں اس سے عذاب قبر اٹھالیا جاتا ہے۔

قال أهل السنة والجماعة: "عذاب القبر حق وسوال منكر ونكير وضغطة القبر حق لكن إن كان كافرًا فعذابه يدوم إلٰى يوم القيامة ويرفع عنه يوم الجمعة وشهر رمضان". (۱) فقط واللہ اعلم

محمد انور عفا اللہ عنہ، ۶/۲/۱۴۰۶ھ۔ (خیر الفتاویٰ: ۳/۸۸)

شب جمعہ، جمعہ اور رمضان میں مرنے والے کو عذابِ قبر نہیں ہوگا:

سوال: کیا جو ماہ رمضان، یا محرم، یا جمعہ کے دن فوت ہو جائے، اس سے نہ حساب ہوگا، نہ اسے عذاب قبر ہوتا ہے۔ اگر ہے تو کیا حد ہے؟ آخری جملہ کی وضاحت؛ یعنی ماہ رمضان اور محرم ان دونوں میں مرنے والے سے عذاب قبر اگر موقوف ہے تو آیا اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے؟ اگر ہے تو کیا اس کے لیے حقوق العباد سے سبکدوش ہونا بھی شرط ہے، یا یہ کہ دنیا میں جس قدر جی چاہے، حقوق غصب کرتا رہے اور نہ خود دے اور نہ وراث دیں؛ مگر متذکرہ بالا دونوں اور مہینوں میں مرجائے تو اسے عذاب قبر نہ ہوگا؟

الجواب

عذاب قبر کے معاف ہونے کی بشارت جمعہ کے دن، یا رات میں مرنے والے کے لیے آئی ہے اور ایسے ہی رمضان میں مرنے والے کے لیے بھی ہے؛ مگر عشرہ محرم میں مرنے والے کے لیے بشارت نہیں؛ لیکن حقوق العباد وغیرہ اس سے معاف نہیں ہوں گے، ان کی ادائیگی بہر حال ضروری ہے، یا صاحب حق سے معاف کرایا جائے۔

عن عبد اللّٰه بن عمرو قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: "ما من مسلم يموت يوم الجمعة أو ليلة الجمعة إلا وقاه اللّٰه فتنة القبر".

قال القاري في شرح المشكاة: فتنة القبرى سواله وعذابه وهو يحتمل الإطلاق والتقييد والأول هو الأولٰى بالنسبة إلٰى فضل المولى، آه. (۲) فقط واللہ اعلم

احقر محمد انور عفا اللہ عنہ، نائب مفتی خیر المدارس ملتان۔ الجواب صحیح: بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ مفتی خیر المدارس ملتان

(خیر الفتاویٰ: ۳/۱۰۶)

---

(۱) رد المحتار، كتاب الصلاة، قبيل باب العيدين: ۲/۱٦٥، دار الفكر بيروت، انيس

(۲) مرقاة المفاتيح، باب وجوب الجمعة، الفصل الثاني: ۲/۱۰۲۱، دار الفكر بيروت

والحديث رواه الإمام أحمد بن حنبل في مسنده، مسند عبدالله بن عمرو بن العاص، رقم الحديث: ٦٥٨٢، والترمذي في سننه، باب ماجاء فيمن مات يوم الجمعة، رقم الحديث: ۱۰۷٤/الطيورات الجزء السابق: ٦٥٤/۲، رقم الحديث: ٥٩٦، مكتب أضواء السلف الرياض، انيس

جمعہ کی رات کو مرنے والے کی تدفین کو جمعہ تک مؤخر کرنا:

سوال: کوئی شخص جمعہ کی رات کو فوت ہوگیا تو نماز جنازہ میں نمازیوں کی کثرت کی وجہ سے جمعہ کے بعد تک تاخیر کرنا شرعاً کیسا ہے؟

الجواب

سنت یہ ہے کہ تدفین میں جلدی کی جائے، اتنی دیر تک تدفین کو روکے رکھنا خلاف سنت ہے؛ لہذا جتنے حاضرین جمع ہوں، مل کر جنازہ پڑھ لیں۔ ہاں! اگر تدفین میں مشغولیت کی وجہ سے جمعہ فوت ہونے کا خطرہ ہوتو پھر جمعہ کے بعد جنازہ پڑھ لیں۔

(وكره تاخير صلاته ودفنه ليصلى عليه جمع عظيم بعد صلاة الجمعة) إلا إذا خيف فوتها بسبب دفنه، آه. (الدر المختار)

(قوله: إلا إذا خيف، إلخ) فيؤخر الدفن وتقدم صلاة العيد علىٰ صلاة الجنازة والجنازه على الخطبة، آه. (۱) فقط واللہ اعلم

محمد انور عفا اللہ عنہ، ۱۳۹۸/۹/۱۰ھ۔ (خیر الفتاویٰ: ۱۱۲/۳)

☆ ☆ ☆

(۱) رد المحتار، باب صلاة الجنائز، مطلب فی حمل الميت: ۲۳۲/۲، دار الفكر بيروت، انيس

عن أبى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: أسرعوا بالجنازة فإن تک صالحة فخير تقدمونها وإن تک سوى ذلک فشر تضعونه عن رقابكم. (صحيح البخارى، باب السرعة بالجنازة، رقم الحديث: ۱۳۱۵/ صحيح لمسلم، باب الإسراع بالجنازة، رقم الحديث: ۹۴۴، انيس)